Date: 38756 [illegible]

آسلام وعلیکم،

① میری شادی کو اکیسواں سال چل رہا ہے اور میری کوئی اولاد نہیں ہے۔ میں نے بہت علاج بھی کروایا ہے مگر کبھی حمل نہیں ٹہرا۔ میری چھوٹی بہن کے ہاں بچہ ہونے والا ہے اُس کو چھٹا مہینہ ہے۔ وہ چاہتی ہے کہ اپنا بچہ مجھے دے دے اور میں بھی اُس کے لئے راضی ہوں۔

اگر مجھے دوائی کے ذریعے سے دودھ آئے اور میں بچے کو دودھ پلا دوں تو کیا وہ میرے گھر والوں کا محرم بن جائے گا یعنی میرے ساس سسر، نند، شوہر کا محرم بن جائے گا؟ ② یا محرم بنانے کا کوئی اور طریقہ ہو تو بتادیں۔

دار الافتاء
فتوی نمبر ۲۳۰۸/
مورخہ

(جواب منسلک ہے۔)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الجواب حامدًا و مصليًا

(۱)۔۔۔ مذکورہ صورت میں اگر دوا استعمال کرنے کے نتیجہ میں دودھ اتر آیا اور بچے کو پلا دیا تو اس بچے سے آپ کا رشتۂ رضاعت قائم ہو جائے گا اور وہ آپ کی رضاعی بیٹی/بیٹا بن جائے گا، لیکن آپ کے شوہر سے اس بچے کا رشتۂ رضاعت قائم نہیں ہوگا، البتہ لڑکی ہونے کی صورت میں چونکہ وہ آپ کی رضاعی بیٹی ہونے کی وجہ سے آپ کے شوہر کی ربیبہ ہوگی اس لیے شوہر کے حق میں بھی محرم شمار ہوگی۔ تاہم محرمیت کی کوئی اور وجہ نہ ہونے کی صورت میں شوہر کے مذکورہ رشتہ داروں (آپ کی ساس، سسر اور نند) کے حق میں وہ بچہ بدستور نامحرم ہی رہے گا۔

نیز بچے کو مستقل طور پر اپنی پرورش میں لینے کی صورت میں اس بات کا خیال رکھنا بھی ضروری ہوگا کہ تمام کاغذات میں والدین کے خانے میں اس کے حقیقی والدین کا نام ہی درج کیا جائے، تاکہ بچے کا نسب واضح رہے، البتہ جہاں سرپرست کا الگ خانہ موجود ہو وہاں بطور سرپرست پرورش کنندہ کا نام لکھوانے میں کوئی حرج نہیں۔

لما في قوله تعالى[النساء:23]:

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ [النساء: 23]

وفي الفتاوى الهندية (1/ 343):

رجل تزوج امرأة ولم تلد منه قط ثم نزل لها لبن فأرضعت صبيا كان الرضاع من المرأة دون زوجها حتى لا يحرم على الصبي أولاد هذا الرجل من غير هذه المرأة

وفي الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (3/ 213):

يثبت (أبوة زوج مرضعة) إذا كان (لبنها منه) (له) وإلا لا.............(قوله وأبوة زوج مرضعة لبنها منه) المراد به اللبن الذي نزل منها بسبب ولادتها من رجل زوج أو سيد فليس الزوج قيدا بل خرج مخرج الغالب بحر.

وفيه أيضا (3/ 221):

(قوله طلق ذات لبن) أي منه، بأن ولدت منه؛ لأنه لو تزوج امرأة ولم تلد منه قط ونزل لها لبن وأرضعت ولدا لا يكون الزوج أبا للولد لأن نسبته إليه بسبب الولادة منه، وإذا انتفت انتفت النسبة فكان كلبن البكر

(جاری ہے۔۔۔)

دار الافتاء

Scanned with CamScanner

وفيه أيضا (3/ 217):

(قوله ولبن بكر) المراد بها التي لم تجامع قط بنكاح أو سفاح وإن كانت العذرة غير باقية كأن زالت بنحو وثبة حموي والحرمة لا تتعدى إلى زوجها، حتى لو طلقها قبل الدخول له التزوج برضيعتها لأن اللبن ليس منه قهستاني ط؛ أما لو طلقها بعد الدخول فليس له التزوج بالرضيعة لأنها صارت من الربائب التي دخل بأمها بحر عن الخانية

(۲)۔۔۔شوہر کے مذکورہ رشتہ داروں کے حق میں یہ بچہ اس صورت میں محرم بن سکتا ہے کہ شوہر کی والدہ یا بہن اس کو دودھ پلادے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔واللہ اعلم بالصواب

محمود اشرف جوہر غفرلہ ولوالدیہ
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۵/محرم الحرام/ ۱۴۴۳ھ
14/ اگست/ 2021ء

الجواب صحیح
بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ
۶/۱/۱۴۴۳ھ

الجواب صحیح
۸-۱-۱۴۴۳ھ

الجواب صحیح
۸/۱/۱۴۴۳ھ
17-08-2021

الجواب صحیح
محمد عبدالمنان عفی عنہ
۷/۱/۱۴۴۳ھ

الجواب صحیح
۷-۱-۱۴۴۳

الجواب صحیح
شاہ محمد تفضل علی عفی عنہ
۹/۱/۱۴۴۳ھ

الجواب صحیح
۸/۱/۱۴۴۳ھ

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفا اللہ عنہ